السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

زید کہتا ہے کہ کنجیاں رزق مخلوقات کی اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کے تفویض کردی ہیں، جس کو جتنا چاہیں دیں، عمرو اس کے خلاف ہے، وہ کہتا ہے کہ یہ بات بالکل غلط ہے، کسی کو ایک ذرہ بھر اختیار نہیں دیا، سب کچھ اللہ واحد لاشریک لہ کے قبضہ میں ہے، جس کو جو چاہے دیلوے نہ چاہے نہ دے، ان دونوں میں کون سچا ہے۔

سوال دوم:

روح مبارک ﷺ کی سب گھروں اور مقاموں میں گشت اور دورہ کرتی ہے، آیا یہ بات صحیح ہے یا غلط۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

رزق مخلوقات کی کنجیاں آنحضرت ﷺ کے سپرد ہونے کی یوں بات ہے کہ اس امر میں زید کا قول بالکل غلط ہے۔ زید مذکور نے یا قرآن وحدیث کو دیکھا سنا نہ ہوگا یا جان بوجھ کر ہٹ دھرمی کرتا ہے۔ قرآن وحدیث نے تو بڑے زور سے اس بات کی تردید کردی ہے۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے سورہ ہود کے پہلے رکوع میں وما من دابۃ فی الارض الا علی اللہ رزقھا۔ یعنی کوئی نہیں چلنے والا زمین پر، مگر اللہ پر ہے روزی اس کی یعنی چلتا پھرتا، جیتا جاگتا، جو کوئی ہے سب کو اللہ ہی رزق دیتا ہے اور سورہ فاطر کے پہلے رکوع میں ہے۔ ھل من خالق غیر اللہ یرزقکم من السماء والارض یعنی کوئی ہے بنانے والا اللہ کے سوا جو روزی دیتا ہے تم کو آسمان اور زمین سے اور سورہ شوریٰ رکوع دوم میں ہے: لہ مقالید السموات والارض یبسط الرزق لمن یشاء ویقدر انہ بکل شئ علیم یعنی اللہ ہی کے ہاتھ میں ہیں کنجیاں آسمانوں کی اور زمین کی، پھیلا دیتا ہے روزی واسطے جس کے چاہے اور ماپ دیتا ہے وہ ہر چیز کی خبر رکھتا، مطلب یہ ہوا کہ نہ تو رزق کی کنجیاں کسی اور کے ہاتھ میں ہے اور نہ کسی کو یہ خبر ہے کہ کس کو روزی زیادہ ملنی چاہیے اور کس کو کم اور سورہ ذاریات کے تیسرے رکوع میں ہے۔ ان اللہ ھو الرزاق ذوالقوۃ المتین یعنی اللہ جو ہے وہی ہے روزی دینے والا زور آور مضبوط اور سورہ ذاریات کے پہلے رکوع میں ہے۔ وفی السماء رزقکم یعنی اور آسمان میں ہے روزی تمہارے یعنی رزق کا خزانچی اور کفیل اللہ کے سوا کوئی نہیں ہے، سب کی روزی آسمان سے اللہ تعالیٰ اتارتا ہے۔

اور مشکوۃ باب الاستغفار میں مسلم کی روایت سے آیا ہے، فرمایا اللہ تعالیٰ نے حدیث قدسی میں یا عبادی کلکم جائع الا من اطعمتہ فاستطعمونی اطعمکم یا عبادی کلکم عار الا من کسوتہ فاستکسونی اکسکم یعنی اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے، کہ اے میرے بندو! تم سب کے سب بھوکے ہو، مگر جس کو میں کھلا دوں، پس تم مجھ سے روزی مانگو، میں تم کو روزی کھلاؤں گا اور اے میرے بندو! تم سب کے سب ننگے ہو مگر جس کو میں پہنا دوں، پس تم مجھ سے کپڑا مانگو، میں تم کو کپڑا دوں گا، پس قرآن وحدیث میں صاف صاف بیان ہوگیا کہ روزی رزق کی کنجیاں محض اللہ پاک کے واسطے خاص ہیں، ان میں کسی کا دخل یا تعلق سمجھنا شرک ہے، ایسے عقیدے سے بہت بچنا چاہیے۔

اور یہ قول بھی بالکل غلط ہے کہ روح مبارک رسول اللہ ﷺ کی سب گھروں میں اور مقاموں میں گشت اور دورہ کرتی ہے، اس لیے کہ مشکوۃ باب الصلوۃ علی النبی ﷺ میں حضرت ابن مسعودؓ سے مرفوعاً روایت ہے، ان للہ ملائکۃ سیاحین فی الارض یبلغونی من امتی السلام (رواہ النسائی والدارمی) یعنی نبی ﷺ نے فرمایا ہے کہ کچھ فرشتوں کو اللہ نے اس کام پر تعینات کردیا ہے کہ وہ دنیا میں پھرتے رہتے ہیں، جو کوئی شخص میری اُمت سے میرے اوپر درود وسلام پڑھتا ہے، وہ فرشتے اس درود کو میرے پاس پہنچاتے ہیں اور حضرت ابوہریرہؓ سے مرفوعاً یہ لفظ آئے ہیں۔ من صلی عند قبری سمعتہ ومن صلی علی نائیا ابلغتہ (رواہ البیہقی فی شعب الایمان) یعنی فرمایا نبی ﷺ نے جو کوئی شخص میری قبر کے پاس مجھ پر درود وسلام پڑھتا ہے اس کو میں خود سن لیتا ہوں اور جو کوئی شخص دور کا رہنے والا میرے اوپر درود وسلام پڑھتا ہے وہ میرے پاس پہنچایا جاتا ہے یعنی فرشتے لاتے ہیں، پس اگر روح مبارک رسول اللہ ﷺ کی سب گھروں اور سب مقاموں پر گشت کرتی ہوتی تو حدیثوں میں یوں بیان آتا کہ جہاں کہیں میرا ذکر ہوتا ہے یا درود وسلام پڑھا جاتا ہے میں سن لیتا ہوں یا موجود ہوجاتا ہوں اور فرشتوں کے پہنچانے کی حاجت نہ ہوتی۔

افسوس! کہ مسلمان کہلاتے ہیں اور عقیدے ایسے رکھتے ہیں جو قرآن وحدیث کے صریح خلاف ہیں، یاد رکھنا چاہیے کہ ہر جگہ حاضر وناظر ہونا اور ہر چیز کی ہر وقت خبر رکھنا خاص ذات وحدہ لاشریک لہ باری تعالیٰ کے واسطے ہے کسی دوسرے کے واسطے اس صفت کو لگانا یا سمجھنا کھلا ہوا شرک ہے، اس سے بہت بچنا اور پرہیز کرنا چاہیے۔ واللہ یھدی من یشاء الی صراط مستقیم واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی رسولہ وعلی الہ واصحابہ وسائر عباداللہ الصالحین۔ حررہ حمید اللہ عفی عنہ 20 ذی الحجہ 1316ھ سید محمد نذیر حسین

[قرآن وحدیث کی روشنی میں احکام ومسائل]

جلد 01